(اداریہ) پاکستان کی پچاس سالہ تقریبات۔۔ حاصل کیا ہے؟

قیام پاکستان کی گولڈن جوبلی تقریبات جس کا آغاز گذشتہ سال ہوا تھا۔ اب ۱۴ اگست ۹۸ء کو اختتام پذیر ہو رہی ہیں۔ ان رنگا رنگ تقریبات پر لاکھوں' کروڑوں روپے خرچ ہوئے۔ ان میں سے اکثر پروگرام حکومت کی سرپرستی کے علاوہ نیم سرکاری اداروں کے تعاون سے منعقد ہوئے۔ بعض تنظیموں نے بھی اس کا اہتمام کیا۔ زیادہ تر تقریبات جشن آزادی گرینڈ شو' میوزیکل شو' آزادی میلہ لوک گیت' ثقافتی شو یا تصویری نمائشوں پر مشتمل تھیں۔ ظاہر ہے ایسے پروگراموں میں صرف نوجوان لڑکے اور لڑکیوں نے ہی شرکت کی۔ برائے نام بطور مہمان چند بزرگوں کو بھی اگر دعوت دی تو ان کا تعلق فلم یا کھیلوں کی دنیا سے تھا۔ ایسی مجلسوں میں آزادی کا جو مفہوم اجاگر کیا گیا شریف آدمی تو اس کے تصور سے کانپ اٹھتا ہے۔ جشن آزادی کے نام پر غیر معیاری ڈرامے جن میں سرقیانہ زبان کا استعمال' بے ہودہ جملے' غیر شائستہ حرکتیں' لغو اور لچر گیت تسلسل کے ساتھ پیش کئے گئے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان کی ریکارڈنگ قومی ذرائع ابلاغ پر نشر کی گئی اور بعض قومی اخبارات نے بھی اس میں بھرپور شرکت کی اور اپنے اخبارات میں نمایاں جگہ دی۔ بچوں کے نام پر منعقد کئے گئے آزادی کے پروگرام میں ناچ اور رقص کو زیادہ نمایاں دکھایا گیا۔ ہم نے جو کچھ لکھا ہے یہ ان پروگراموں کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ جو پاکستان ٹی ۔ وی نے نشر کئے ہیں۔ ہمیں حیرت ہے ان میں ایک بھی ایسا پروگرام نہیں جس میں کسی سنجیدہ شخصیت کو مدعو کیا گیا ہو اور آزادی کے صحیح مفہوم سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا ہو۔ جبکہ موجودہ حکومت خالق پاکستان ہونے کا دعوی بھی کرتی ہے۔ ہمارے نزدیک حکومت نے نوجوان نسل کو گمراہ کرنے کے لئے آزادی کا یہ مفہوم باور کرایا کہ

جو چاہو سو کرو ! حالانکہ یہ بہترین موقعہ تھا کہ اگر صاحب اقتدار لوگ چاہتے تو پوری قوم کو آزادی کی حقیقت سے آگاہ کر سکتے تھے اور آزادی کی نعمت کی بے قدری پر جو آزمائشیں آئی ہیں ان سے متبہ کر سکتے تھے۔ خاص کر نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلا سکتے تھے اور تعمیر وطن میں ان کے کردار سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ لیکن حکومت نے یہ سنہری موقعہ نہ صرف ضائع کیا بلکہ اس کے برعکس بے راہ روی اور غیر اسلامی راہ پر لگا دیا۔ جس کا نتیجہ ہے کہ نوجوان نسل اس قدر غیر سنجیدہ ہے کسی بھی اہم تقریب میں شامل کر لیں اس میں ہلڑ بازی سے باز نہ آئیں گے۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان تقریبات میں آزادی کے مقاصد واضح کرتے اور قیام پاکستان اور آزادی کے حصول میں پیش آمدہ مشکلات اور قربانیوں کا تفصیل سے ذکر کرتے تاکہ نئی نسل میں اپنی آزادی' سالمیت اور خودمختاری کا تحفظ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا اور وہ مجاہدانہ کردار ادا کرنے کے لئے خود کو تیار پاتے۔ مگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا اور پورا سال محض لہولعب میں گزار دیا گیا۔

ہم حکومت کے ذمہ داران سے گذارش کریں گے کہ وہ اب بھی ہوش کے ناخن لیں اور ملکی وسائل سے چلنے والے تمام ذرائع ابلاغ کا قبلہ درست کریں اور ان کے ذریعے نوجوان نسل کی تعمیر کا کام لیں اور انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں اور آزادی کے نام پر بے معنی اور بے مقصد پروگرام فورا بند کریں۔ ان کی جگہ ملک کے ممتاز دانشوروں' جید علماء اور سنجیدہ طبقے کو موقع دیں کہ وہ تعمیری گفتگو کے ذریعے کردار سازی کریں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں ہم بحیثیت مسلمان آزادی کا ایک خاص مفہوم رکھتے ہیں ہماری آزادی اسلامی تعلیمات کے تابع ہے۔ جس کے لئے شریعت نے حدود و قیود متعین کئے ہیں۔ انہی کی پابندی ہماری آزادی اور حریت کی ضامن ہیں۔ نوجوانوں کو اس کا پورا احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ وہ

محض مادر پدر آزاد نہیں ہیں بلکہ وہ سچے مسلمان ہیں جن کے پاس زندگی گزارنے کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس میں سیاسی' اجتماعی' تجارتی' خاندانی زندگی گزارنے کے لئے مثالی نظام موجود ہے۔ لہذا اس کے مطابق زندگی گزارنے میں ہی ہماری سعادت ہے اور مسلمان اللہ کی بندگی میں رہ کر ہی آزادی سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔

اب یہ بات کسی سے مخفی نہیں رہی ہے کہ اہل مغرب نے آزادی کا جو مفہوم لیا ہے۔ جس کے ذریعے ان کا خاندانی اور اجتماعی نظام بالکل تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ وہ خود اب اس سے تنگ آ چکے ہیں اور اس فکر اور سوچ میں ہیں کہ اب وہ کسی طرح اس میں تبدیلی لا سکتے ہیں تاکہ نئی نسل بے راہ روی گمراہی اور بے مقصد زندگی گزارنے سے بچ سکے۔ جس کے لئے ان کے نزدیک آئیڈیل نظام صرف اور صرف اسلام ہے۔

لیکن بدقسمتی ہے کہ یہاں اہل اقتدار خود اقتدار کو بچانے کے لئے دن رات مختلف جتن کر رہے ہیں۔ لیکن نئی نسل کو بچانے کیلئے کوئی کردار ادا نہیں کر رہے۔ جس کی مثال پچاس سالہ تقریبات کا انعقاد ہے۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ ان تقریبات کا آخر حاصل کیا ہے ؟

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری ان معروضات کی روشنی میں حکومت انقلابی تبدیلیاں لائے گی اور ہر کام کو بامقصد بنائے گی۔ جس سے ملک و ملت کا فائدہ ہو گا اور پاکستانی نوجوانوں کے اندر اسلامی جذبہ اجاگر ہو گا اور وہ اپنے مسلمان ہونے پر فخر کر سکیں گے اور اپنی زندگی کو صحیح آزادی اور خودمختاری کے ذریعے گزار سکیں گے۔

نفاذ اسلام میں آخر رکاوٹ کیا ہے ؟

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے ملک بھر کے خطباء سے مطالبہ کیا ہے

کہ وہ ۷ اگست کا خطبہ جمعتہ المبارک نفاذ کتاب و سنت کے موضوع پر ارشاد فرمائیں اور اس میں کتاب و سنت کی فضیلت اس کی برکات سے آگاہ فرمائیں۔ موجودہ مصائب اور بے اطمینانی اور اس کے اسباب سے بھی لوگوں کو مطلع کریں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ وطن عزیز میں کتاب و سنت کا نفاذ فوراً کریں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث حکمران جماعت کی حلیف ہے ۔ گذشتہ کئی سالوں سے ان کا آپس میں گہرا تعلق رہا ہے۔ تحریک نجات اور اس کے بعد حکومت سازی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث نے اپنا مثالی کردار ادا کیا ہے اور کسی موقع پر بھی مسلم لیگ کے لئے آزمائش یا پریشانی کا سبب نہیں بنے اور نہ ہی حکومت سے حصہ وصول کرنے کا کوئی مطالبہ کیا ہے۔ بلکہ ہر معاملے میں حکومتی پالیسیوں کی تائید کی ہے اور نہ ہی حکومت کو بلیک میل کرنے کے لئے کوئی مطالبہ رکھا اور نہ ہی ڈیڈ لائن مقرر کی جیسا کہ دیگر حلیف جماعتیں کرتی رہیں ہیں۔ مرکزی جمعیت کی حسن کارکردگی کا اظہار وزیراعظم اکثر اپنی نجی مجلسوں میں کرتے ہیں اور یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ تمام دینی جماعتوں سے ان کا کردار منفرد اور ممتاز ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین نے بھی مسلم لیگ سے اتحاد کے وقت صرف یہ بات مدنظر رکھی تھی کہ وہ پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کرے گی۔ کیونکہ یہ پاکستان کی خالق جماعت ہے اور یہی پاکستان کو صحیح اسلامی ریاست بنا سکتی ہے۔ اس عظیم مقصد کے حصول میں مسلم لیگ پر اخلاقی دباؤ بھی ڈالا جائے گا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اپنا پورا حق رکھتی ہے کہ وہ مسلم لیگ کی موجودہ حکومت سے یہ بھرپور مطالبہ کرے کہ وہ فوری طور پر نفاذ اسلام کا وعدہ پورا کرے۔ جس کے لئے جناب محمد نواز شریف بارہا اعلان کر چکے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ اس اعلان کو عملی شکل دی جائے۔

مرکزی جمعیت کا ۷ اگست کا ملک بھر میں ایک ہی موضوع پر خطبہ جمعہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ جلداز جلد اس کی نفیذ چاہتی ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ آخر اس میں اب رکاوٹ کیا ہے؟ جبکہ تمام سیاسی اور دینی جماعتیں یہ مطالبہ بارہا دہرا چکی ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت مرکزی جمعیت کے اس مطالبے کو جلد عملی شکل دے گی اور ملک میں کتاب و سنت کے نفاذ وعدہ پورا کرے گی اور دیگر کاموں کی طرح کوئی عذر اور کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی۔

بقیہ عورت کے پتلون پہننے

فی تحقیق المشکوۃ ۲/۱۲۴۶ و حجاب المراۃ المسلمۃ ص ۸۸)

ترجمہ :۔ جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

پتلون پہننا مغربی ممالک کے کفار کا شعار ہے اور اب یہ بعض مسلمانوں کو بھی بھا گیا ہے اور انہوں نے بھی اس کی تقلید و پیروی میں اس کا استعمال شروع کر دیا ہے جب کہ ان امور میں ان کی تقلید و پیروی کرنا مقام حیاء و جاہ و حشمت کے منافی ہے۔

اس میں بھی شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جو بچی کم سنی میں اس قسم کے تنگ و چست اور چھوٹے لباس کی عادی ہو جاتی ہے' اس کے بڑی ہو جانے پر وہ ان کی اور اس کے گھر والوں کی محبوب و مالوف عادت بن جاتی ہے اور ایسے لباس کی محبت اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے کہ اس کا چھوڑنا اس کیلئے مشکل ہو جاتا ہے وہ اسی پر پرورش پاتی ہے اور بڑی ہو جانے پر وہ اس کی مستقل عادت بن جاتی ہے' جبکہ وہ لباس اس کے اعضاء بدن کا حدود اربعہ بیان کر دیتا ہے' اس کی پنڈلیاں اور رانوں کا بعض حصہ بھی ننگا رہتا ہے اور یہ چیز باعث فتنہ ہے اور دوسروں کو فحاشی اور اخلاقی جرائم کی طرف دعوت دینے والی بات ہے۔ واللہ اعلم